وعن ابن جريج عن ابن طاؤس عن أبيه: **اذا أغمي علي المريض ثم عقل لم يعد الصلاة** ''امام طاؤسؒ اپنے والد کیسانؒ سے نقل کرتے تھے: جب کوئی بیمار بے ہوش ہو جائے پھر ہوش آ جائے تو چھوٹی ہوئی نماز نہ پڑھے۔ یہی فتویٰ امام زہریؒ، حسن بصریؒ اور محمد بن سیرینؒ سے بھی منقول ہے۔ (فقه السنة ۱/ ۲۴۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**رفع القلم عن ثلاثة ...... وعن النائم حتى يستيقظ**'' پھر جاگنے پر پڑھنے کا حکم بھی دیا: ''**اذا نام أحدكم عن الصلاة أو نسيها فليصلها اذا ذكرها.** ''البتہ **اللهم باسمك أموت وأحيا، الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا واليه النشور** . وغیرہ دعاؤں میں نیند کو موت قرار دیا گیا ہے۔ اور بیہوشی کی کیفیت نیند سے کہیں بڑھ کر موت کے مشابہ ہونے کی وجہ سے امام زہریؒ، حسنؒ اور امام ابن سیرینؒ کا قول اختیار کیا گیا ہے۔ والعلم عند الله

☆☆☆☆☆

بٹگرام میں شہید مسجد اہلحدیث کی تعمیر نو

(رپورٹ: ابن عبداللہ ترجمان جامعہ اثریہ)

شاہراہ ریشم پر واقع بٹگرام، ہزارہ کا ایک اہم ضلع ہے۔ 1997ء میں مولانا عمر خطاب وغیرہ نے شہر میں 4 کنال جگہ خرید کر ''مسجد عثمان بن عفان اہلحدیث'' کے نام انتقال کرایا اور عارضی مسجد بنا کر نماز، جمعہ اور تراویح شروع کر دیا گیا۔

بعض مقامی علماء نے مسجد کی تعمیر بند کروادی۔ مارچ 2002 میں ایبٹ آباد ہائی کورٹ بنچ نے تعمیر کی اجازت دی۔ تب مسجد کا کام دوبارہ شروع ہوا۔ D.P.O تک کام اور 14 پلر تیار ہو چکے تھے۔ بعض لوگوں نے مقامی پولیس کے تعاون سے مسجد کی تعمیر پھر بند کروادی۔

جنوری 2004 میں عدالت نے دوبارہ پھر اجازت دی۔ لیکن 16 جنوری 2004 کو مخالفین نے مسجد پر حملہ بول دیا۔ عارضی مسجد کے دروازوں، کھڑکیوں اور چھت کی لکڑیوں کو آگ لگادی۔ مزید سریا، سیمنٹ اور رقم بھی ساتھ لے گئے۔

حملے کے خلاف سرحد کے اہلحدیث سراپا احتجاج بن گئے۔ گورنر، وزیر اعلیٰ اور ڈپٹی سپیکر سے ملاقات اور وزیر اعظم تک اپروچ بھی فضول ہوئی۔ آخر سپریم کورٹ نے انسداد دہشت گردی کی کیس ایبٹ آباد عدالت کو منتقل کیا۔ عدالتی تگ ودو کے نتیجہ میں سرحد حکومت نے مسجد کی تعمیر کی یقین دہانی کروادی۔ پھر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پشاور میں مولانا عبدالعزیز النورستانی کی کوششوں سے سرحد حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ طے پا گیا۔ نیز قاری فیاض الرحمٰن علوی ایم این اے، ڈاکٹر ذاکر شاہ ایم پی اے، مولانا مسعود الرحمٰن جانباز اور دیگر علماء اور بٹگرام انتظامیہ کے تعاون سے معاہدہ طے ہوا کہ مسجد دوبارہ تعمیر کی جائے گی اور سرحد حکومت 15 لاکھ معاوضہ دے گی۔ 20 فروری 2006 کو مولانا عبدالعزیز نورستانی نے قاری محمد یوسف ایم این اے، مولانا عبداللہ اور دیگر مقامی علماء ومعززین کی موجودگی میں از سر نو مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

سرحد کے دینی حلقوں نے وزیر اعلیٰ محمد اکرم خان درانی کی دور اندیشی اور علماء کے تعاون کو سراہا۔ علماء نے امید ظاہر کی کہ اگر دینی حلقوں کے درمیان محبت اور افہام وتفہیم کی یہ روایت مستحکم ہو جائے تو آئندہ کے لیے فرقہ وارانہ جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

احکام ومسائل قسط: 4

جرابوں پر مسح

ثناء اللہ محمد باقر

مسح جائز ہونے والی جراب کے اوصاف وشروط:

امام ابوحنیفہؒ، ابویوسفؒ، محمد الشیبانیؒ اور تمام حنابلہ کے نزدیک عام جرابوں پر مسح جائز ہے۔

دیگر علماء کے ہاں جوازِ مسح کے لیے جراب کے اوصاف سے متعلق درج ذیل شروط کتب فقہ میں مذکور ہیں:

1۔ مالکیہ کے نزدیک: ا۔ جراب موٹی ہو۔ ۲۔ اس پر چمڑا لگا ہوا ہو۔

امام ابوحنیفہؒ کے پہلے قول کے مطابق تقریباً یہی دونوں شرط معتبر ہیں۔ ان کا لفظ ہے: ''جراب کے تلوے پر چمڑا لگا ہونا چاہیے۔''

2۔ شافعیہ کے ہاں: ا۔ پیر نظر نہ آنے کی حد تک موٹی ہو۔ ۲۔ اس میں لگاتار چلنا ممکن ہو۔ ۳۔ تلوے پر چمڑا لگا ہوا ہو۔

3۔ مبارکپوریؒ اور بعض علماء کے نزدیک دو شروط ہیں: ا۔ اتنی موٹی ہو کہ پاؤں نظر نہ آئے۔ ۲۔ اتنی مضبوط ہو کہ اسے پہن کر چلنا ممکن ہو۔ (تحفۃ الاحوذی، کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الجوربین)

سعودی عرب کے مفتی اعظم عبدالعزیز ابن بازؒ کا فتویٰ ہے کہ باریک جرابوں میں نماز پڑھنا خواتین کے لیے درست نہیں، کیونکہ ایسی جراب میں ملبوس پاؤں شرعاً ننگے شمار ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ برائے خواتین ص: ۷۵) اس کا تقاضا ہے کہ ان کے نزدیک باریک جرابوں پر مسح بھی درست نہ ہو، کیونکہ مسح کے لیے پاؤں کا مستور ہونا تمام علمائے حق کے نزدیک ضروری ہے۔

4۔ امیر المؤمنین عمر فاروقؓ، امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ، اسحاق بن راہویہؒ، امام داؤد الظاہریؒ، ابن حزم الظاہریؒ اور علمائے معاصرین میں سے الشیخ محمد بن صالح العثیمینؒ اور الشیخ محمد ناصر الدین الالبانیؒ وغیرہ کے نزدیک باریک جرابوں پر بھی مسح جائز ہے۔ (المسح علی الجوربین، فتاویٰ ارکان اسلام ص: ۲۳۲)

قابل غور بات یہ ہے کہ باریک جرابوں پر مسح کے قائلین نے باریکی کی کوئی حد بیان نہیں کی ہے مثلاً ''پاؤں کا نظر آنا'' وغیرہ۔ لہٰذا عین ممکن ہے کہ انہوں نے بھی عام طور پر پہنی جانے والی جرابوں کو ہی ''باریک'' شمار کیا ہو کیونکہ یہ بہرحال اونی جراب یا چرمی موزے کے مقابلے میں باریک ہی ہوتی ہیں۔ پس عام جرابوں پر مسح کے جواز اور باریک جرابوں پر مسح کے جواز کو ایک ہی قول شمار کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ جو نام نہاد ''جراب'' انتہائی باریک یا جالی دار ہونے کی وجہ سے جراب کے اندر پاؤں نظر آجائے تو اس کو ایک حدیث نبوی میں بالفاظ (نساء کاسیات عاریات) کالعدم قرار دیا گیا ہے، جس کی طرف علامہ

ابن بازؒ نے اشارہ کیا ہے۔

البتہ بعض علماء کی طرف سے مسح والی جراب کے لیے موٹی ہونے، پے در پے چل سکنے اور مجلد یا منعل (چمڑا لگا ہوا) ہونے کی شرائط ''جراب'' کی لغوی تعریف اور احادیث و آثار پر اضافی قیود ہیں جو کہ استحسان کے نام سے احتیاط اور سد ذریعہ کے طور پر عائد کی گئی ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور ابن حزم الظاہریؒ کہتے ہیں کہ شریعت میں موزوں اور جرابوں کے لیے باریک یا موٹی ہونے جیسے فرق کی کوئی تاثیر نہیں۔ البتہ اون وسوت (اور نائیلون وغیرہ) کے مقابلے میں چمڑا عام طور پر پائیدار ہوتا ہے۔ لیکن جس طرح مضبوط اور کچے، موٹے اور باریک چمڑوں میں کوئی شرعی فرق نہیں، اسی طرح چمڑے اور اون وغیرہ میں بھی کوئی شرعی فرق نہیں۔ دونوں پر مسح کرنے کی ضرورت اور حکمت ایک جیسی ہے۔ (مجموع فتاویٰ ۲۱/ ۲۱۴، المحلیٰ ۱/ ۴۹۷، ارکان الاسلام للشیخ العثیمینؒ ص: ۲۳۲)

جرابوں اور موزوں پر مسح کی مشروعیت کی حکمت:

سرزمین عرب میں عام طور پر پانی کی تنگی تھی اور ان کے ہاں موزے اور جراب وغیرہ کا استعمال ایک معروف عادت تھی۔ ہر نماز کے وقت انہیں اتار کر دھونے کا حکم حرج و مشقت سے خالی نہیں تھا۔ لہذا عام اہل اسلام کی سہولت کے لیے بعض شرائط کے ساتھ پاؤں کے دھونے کا حکم ساقط ہوا۔ اسی سہولت کی ضرورت کے فرق کے پیش نظر مسافر کو مقیم سے تین گنا زیادہ رعایت بھی دی گئی ہے۔

بحالتِ طہارت موزہ یا جراب پہننے کی شرط میں یہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ دونوں پیر شرعاً طہارت پر قائم ہیں، کیونکہ مستور اعضاء کی طرف میل یا گرد وغبار کم ہی پہنچتا ہے۔ موزے اور جراب کے بالائی حصے پر مسح میں یہ حکمت ہے کہ وضوء کی نشانی اور نمونہ پاؤں پر باقی رہے۔

امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کا یہ ارشاد عقل پرستی پر سنت نبوی کو مقدم کرنے اور آئے دن دین میں ترمیم و اضافے کے بدعتی رجحان پر ایک ضرب حیدری ہے: (لو کان الدین بالرأی لکان اسفل الخف اولیٰ من اعلاہ) {سنن ابی داؤد}

جرابوں اور موزوں پر مسح کے دیگر مسائل:

۱۔ مسح کی کیفیت:

مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو تر کر کے ان کے پوروں (سروں) کو پیروں کی انگلیوں سے پنڈلی تک کھینچ لیا جائے۔ (صفی الرحمن مبارکپوری: شرح بلوغ المرام، کتاب الطہارۃ حدیث ۵۶) داہنے ہاتھ سے